س: اسلام سے کیا مراد ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

اسلام کے لغوی معنی:

اسلام کا لفظ عربی زبان کے لفظ "سلم" سے لیا گیا ہے، جسکے لغوی معنی سر تسلیم خم کرنا، اطاعت کرنا، تسلیم کرنا، اپنی مرضی کو قربان کرنا اور اپنے آپ کو کسی کے سپرد کرنے کے ہیں۔ لہٰذا لغوی اعتبار سے لفظ اسلام کے معنی اللہ کی رضا کے لئے اپنے نفس کو قربان کر کے اللہ کے احکامات کو دل و جان سے تسلیم کر کے انکی پیروی کرنے کے ہیں۔

اسلام کے اصطلاحی معنی:

اصطلاحی طور پر اسلام کے معنی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو احکامات لے کر آئے ہیں، انکی پیروی کرنا اور اللہ کی مخلوقات کے ساتھ امن و سلامتی سے پیش آنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے عقیدت کا سب سے بڑا ثبوت اسکی مخلوق کے ساتھ امن و سلامتی سے پیش آنا ہے۔

اسلام - شریعت کی روح سے:

شریعت کی روح سے اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف انسان کی انفرادی زندگی بلکہ اسکی اجتماعی، اخلاقی اور عملی زندگی کو بھی منظم رکھتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی اسلام کا لفظ متعدد بار آیا ہے۔ سورۃ آل عمران میں اللہ فرماتے ہیں:

"بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے"۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور جو 'اسلام' کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا
اس سے وہ دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ (آل عمران)

سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی
نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے 'اسلام (بحیثیت)
دین پسند کیا"

احادیث مبارکہ میں بھی مختلف حوالوں سے اسلام کی حقیقت کو بیان
کیا گیا ہے۔ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ اس بات کی روشنی پر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مسلمانوں میں افضل وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے
دوسرا مسلمان محفوظ رہے" (بخاری)

اسلام کی نمایاں خصوصیات :

مندرجہ ذیل خصوصیات دین اسلام کو دنیا کے تمام مذاہب سے جدا کرتی ہیں۔

۱. توحید کا منفرد تصور :

توحید سے مراد "ایک ماننے کے" ہیں۔ توحید ہمارے کلمے کا بنیادی جزو ہے۔ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔ یہ ہماری دین کا مرکزی توحید ہمارے دین میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ جب تک ہم اللہ کو ایک نہیں مانیں گے ہم مسلمان کہلانے کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی گواہی قرآن پاک کی سورۃ اخلاص میں یوں بیان کی گئی ہے :

"نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا"۔

اس کائنات میں موجود ہر شے اللہ کی وحدانیت کی گواہی دیتی ہے۔ سورج اور چاند اپنے مدار پر گردش کرتے ہیں۔ موسم اپنے مقررہ وقت پر بدلتے ہیں اور تو اور چرند پرند بھی اللہ کے ایک ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ ان سب باتوں سے یہ بات ظاہر ہے کہ کوئی تو ہے جو یہ نظام ہستی چلا رہا ہے اور وہ واحد قرآن مجید میں اللہ فرماتے ہیں :

"نہ سورج کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے۔ اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور سب ایک ایک دائرے میں تیر رہے ہیں۔ (سورۃ یٰسٓ)

اور اس حقیقت سے یہ بات ظاہر ہے کہ جو ہستی یہ نظام چلا رہی ہے وہ واحد ہے۔ اور انسانی عقل بھی یہ کہتی ہے کہ اگر اس کائنات کو چلانے کے لئے ایک سے زائد خدا ہوتے تو اس کائنات کا نظام درھم برہم ہو جاتا۔ قرآن کریم اس حقیقت کی طرف یوں اشارہ کرتا ہے:

"اگر ان دونوں (زمین و آسمان) میں اللہ کے علاوہ اور معبود ہوتے تو ان دونوں میں فساد برپا ہو جاتا۔ (سورۃ انبیاء)

لہٰذا توحید کے بغیر ہماری تمام عبادتیں اور دعائیں بے کار ہیں۔ ہماری تمام عبادتیں، جس میں نماز، روزہ، زکوۃ، حج شامل ہیں، صرف اور صرف خالص اللہ کے لئے ہونی چاہیئے۔ علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب "سیرت النبی" میں توحید کی اہمیت دو احادیثِ مبارکہ کے ذریعے بیان کرتے ہیں:

i. "توحید اسلام کا پہلا سبق ہے"۔

ii. "اسلام ایک قلعے کی مانند ہے۔ اس قلعے میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے"۔

۰۲۔ رسالت:

اسلام کی دوسری اہم خصوصیت رسالت ہے اور ختم نبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام انسانیت تک پہنچانے کا ذریعہ بھی انبیاء و رسل ہی ہیں۔ یہ ہمارے کلمے کا دوسرا اہم جزو ہے۔

"اور حضور صلی اللہ وعلیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں"۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی کے لئے متعدد انبیاء کرام بھیجے اور یہ سلسلہ نبی صلی اللہ وعلیہ وسلم پر اختتام پذیر ہوا۔ قرآن پاک میں اللہ فرماتے ہیں کہ:

"محمدؐ آپ میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں اور وہ آخری پیغمبر ہیں"۔ (سورۃ احزاب)

اسلام میں رسالت کو اہمیت اس لئے حاصل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ وعلیہ وسلم کی ذات ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔ اور اگر ہم نبی صلی اللہ وعلیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں تو ہماری زندگی خوشگوار بن سکتی ہے۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں:

"بے شک مجھے انسانیت کی جانب ایک معلم بنا کر بھیجا گیا ہے"۔

اور جب ہم شریعت کا مطالعہ کرتے ہیں تو اسکے دو بنیادی ذرائع ہیں جن میں قرآن کریم اور سنت شامل ہیں۔ نبی کریم اپنی سنت کے ذریعے صرف وہ کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں جو انکو اللہ کی طرف سے احکام دیئے جاتے ہیں۔ اس حقیقت کو اللہ نے قرآن میں کچھ یوں واضح کیا ہے:

"اور نہ (نبیؐ) خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں۔ یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے" (سورۃ نجم)

۳۔ عظمتِ انسانیت:

عرب میں اسلام سے قبل دورِ جاہلیت تھا۔ وہ بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیتے تھے۔ اور عرب قبیلوں میں بٹا ہوا تھا۔ اور وہ ذات اور رنگ کی بنیاد پر لوگوں جہاں ذات پات اور رنگ ونسل کو انسانیت پر فوقیت دی جاتی تھی۔ ~~جیسے~~ اس کی ایک اور مثال ہمیں ہندو مذہب میں بھی ملتی ہے جہاں ~~ذات پات~~ شودر جنکو نچلی ذات تسلیم کیا جاتا تھا۔ انکے ساتھ بدترین سلوک کیا جاتا تھا اور انکو انسان نہیں مانا جاتا تھا۔ لیکن ~~انسان~~ اسلام نے یہ فرق ختم کیا اور انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

"میں نے انسان کو اپنا خلیفہ بنایا" (سورۃ بنی اسرائیل)

خلیفہ سے مراد ہے کہ اللہ نے انسان کو دنیا میں اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے۔ جب اللہ آدمؑ کو پیدا کر رہے تھے تو فرشتوں نے اللہ سے عرض کیا تھا کہ یہ زمین میں فساد کرے گا لیکن اللہ نے تب بھی یہ فرمایا:

"جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے"

اسی طرح جب ابلیس نے انسان کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اللہ نے اسکو دھتکار دیا۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ اللہ کی نظر انسان کا مرتبہ کیا ہے۔ اللہ کے نزدیک ہر انسان برابر ہے خواہ وہ عربی ہو یا عجمی، مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو جوان

یا کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ اس بات کی وضاحت اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کچھ یوں کرتے ہیں:

"ہم نے اولادِ آدم کو عزت عطا کی"۔

اللہ کے نزدیک لہٰذا جو شخص بھی آدمؑ کی آل میں سے ہوگا وہ عزت و تکریم کا مستحق ہے۔

۴۔ مکمل ضابطہ حیات:

اسلام ہمیں زندگی گزارنے کا مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر ہماری رہنمائی فرماتا ہے خواہ وہ انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی۔ انفرادی ~~سطح پر~~ سطح پر جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسکے کان میں اذان دینا اور اسکا عقیقہ کروانا، جب وہ تھوڑا بڑا ہوتا ہے تو اسکی پرورش کرنا اور اسکو تعلیم دلوانا اور پھر ذریعہ معاش تلاش کرنے تک کے معاملات کے بارے میں اسلام ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ وعلیہ وسلم تعلیم کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"۔

اسلام ہمیں خاندانی زندگی کے حوالے سے بھی ہدایت دیتا ہے جسے ہم حقوق العباد کہتے ہیں جس میں اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں ماں باپ، میاں بیوی اور ہمسائیوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ حضور صلی اللہ وعلیہ وسلم نے ایک انسان کے دوسرے انسان پر حقوق ہیں ان پہ اہمیت دیتے ہوئے فرمایا:

"ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازہ کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا"۔

اسلام نے اجتماعی سطح پر بھی انسان کو رہنمائی فراہم کی ہے جس میں عدالتی نظام، سیاسی نظام، معاشی نظام، سماجی نظام اور بین الاقوامی نظام شامل ہیں۔ جس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ اسلام زندگی سے وابستہ ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

۵۔ اسلام انسانیت کو فروغ دیتا ہے۔

انسانیت سے مراد ایک انسان کو تکلیف میں دیکھ کر اگر دوسرے انسان کے دل میں اسکا احساس پیدا ہو، اس احساس کا نام انسانیت کہتے ہیں۔ دین اسلام سے زیادہ کسی مذہب نے انسانیت کا درس نہیں دیا۔ اسلام نے انسان کو اشرف المخلوقات کے درجے پر فائز کردیا۔

"اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر برتری دی"۔
(سورۃ اسرا: ۷۰)

اسلام مسلمانوں کو انسانیت کے فروغ کے لئے اچھے اخلاق اپنانے

کا درس دیتا ہے۔ اسلام وہ واحد مذہب ہے جو غیر مسلموں کے ساتھ بھی مساوی سلوک کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

"اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو۔ عدل کرو یہی بات زیادہ نزدیک ہے تقویٰ سے۔" (المائدہ)

اور تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے اسی حسنِ اخلاق سے متعدد غیر مسلموں کو اسلام کے اندر داخل کروایا ہے۔ اسی طرح اسلام مسلمانوں کو غیبت، طعنہ زنی اور چغلی جیسی برائیوں سے دور رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ نے فرمایا ہے کہ:

"خرابی ہے ہر طعنے دینے والے غیبت کرنے والے کی۔"
(سورۃ الھمزۃ)

~~حضور اکرم صلی اللہ وعلیہ وسلم نے بھی اس بات پر زور دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:~~

اس کے ساتھ ساتھ اسلام ہمیں جانوروں کے حقوق کا خیال رکھنے کی بھی تلقین کرتا ہے۔ جانور بھی جاندار ہیں اور اللہ کی مخلوق ہیں تو انسانیت کا تقاضہ یہی ہے کہ ان کے ساتھ بھی ناانصافی نہ کی جائے۔ حضورؐ نے متعدد مقامات پر اس بات کا درس دیا ہے۔ ایک مقام پر آپؐ نے فرمایا:

"جو شخص کسی جانور کو بے وجہ تکلیف دے گا، اللہ اس کو قیامت کے دن عذاب دے گا۔"

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے بدو کو ڈانٹا کیونکہ اسکا اونٹ پیاسہ تھا۔

انسانیت کا ایک اور تقاضہ ہے اور وہ ہے اپنے ماحول کو پاک صاف رکھنا۔ آپ صلی اللہ وعلیہ وسلم نے فرمایا:

"سرسبز درخت لگانا بہترین صدقہ جاریہ ہے"۔

اسی طرح ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے ماحولیاتی تحفظ کا درس دیتے ہوئے فرمایا:

"اگر کوئی شخص بہتے ہوئے دریا کے کنارے پر بھی موجود ہے تب بھی اسے پانی کا ایک قطرہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

اس طریق سے ~~انسان~~ اسلام معاشرے میں موجود ہر جاندار شے سے انسانیت کا مظاہرہ کرنے کا درس دیتا ہے۔

۶۔ مال خرچ کرنا صدقہ جاریہ ہے:

اسلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں دولت کو دوسروں کی فلاح وبہبود کے لئے خرچ کرنا صدقہ جاریہ ہے۔ مصر میں موجود جامعہ الازہر کے استاد ڈاکٹر وصی اللہ عباس اپنی کتاب "اسلام کی نمایاں خصوصیات" میں بیان کرتے ہیں کہ:

"اسلام کی نمایاں خصوصیت ہے صدقہ جاریہ کے کام کرنا۔

ادھر صدقہ جاریہ کے کاموں سے مراد کسی یتیم کی کفالت، پیاسے کو پانی پلانا، بھوکے کو کھانا کھلانا، درخت لگانا، پرندوں کو پانی ڈالنا، مسجد بنوانا وغیرہ شامل ہیں۔ اسلام میں زکوٰۃ کا تصور بھی اسی بات کی تلقین کرتا ہے کہ اپنے مال کا کچھ حصہ دوسروں کو دینا۔ جس پر پہلا حق رشتے داروں کا ہے پھر ہمسائیوں کا اور پھر ریاست کا۔ اس بات کا ذکر اللہ نے قرآن پاک میں یوں فرمایا ہے:

"اصل نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ اصلی نیک وہ ہے جو اللہ قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور وہ لوگ جو عہد کرکے اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں اور مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔
(سورۃ البقرہ)

۷۔ اسلام دینِ یسر ہے:

اس سے مراد یہ ہے کہ دین اسلام اپنے ماننے والوں پر کوئی مشکلات یا ایسی پابندی مسلط نہیں کرتا جس کو پورا کرنے کی اس کے اندر صلاحیت نہ ہو۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ قرآن

پاک میں بیان فرماتے ہیں کہ:

”اللہ کسی انسان کو اس کی حیثیت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔“
(سورۃ البقرہ)

اس بات کی مثال ہمیں اس طرح ملتی ہے کہ اسلام کے بنیادی ارکان کی ادائیگی میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر بہت سی آسانیاں عطا کی ہیں۔ جیسے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو تو اس کے لئے حکم ہے کہ وہ چار رکعت والی فرض نمازوں میں صرف دو رکعت نماز ادا کرے جسے قرآن پاک میں ”قصر“ کہا گیا ہے۔

”اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھ لو۔“ (سورۃ النساء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز قصر ادا کرتے یہاں تک کہ ہم واپس مدینہ منورہ لوٹ آئے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کر سکتا تو اس کے لئے حکم ہے کہ وہ بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز ادا کرے۔ اس حوالے سے ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:

”کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکو تو

CamScanner

بیٹھ کر پڑھو، اور اگر ایسا بھی نہ کر سکو تو لیٹ کر پڑھو"۔

اس کے علاوہ اگر وضو کرنے کے لئے پانی دستیاب نہ ہو تو اس صورت میں اسلام مٹی سے پاک صاف ہونے کا حکم دیتا ہے۔

"اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے بیت الخلا سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمھیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو اور اس سے منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لو" (سورۃ المائدہ)

عورتوں پر حیض و نفاس کے دوران بھی نماز معاف ہے۔ اسی طرح ماہِ رمضان کے فرض روزوں میں اگر کوئی انسان بیمار ہو یا سفر میں ہو اور وہ روزے اسے چھوٹ جائے تو اس کے لئے حکم ہے کہ وہ بعد میں ان روزوں کا حساب پورا کر دے اور اگر وہ بھی نہ کر پائے تو فدیہ یا کفارہ ادا کر دے۔

"ایام (روزوں کے دن) گنتی کے چند روز ہیں تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلا دیں۔ (سورۃ البقرہ)

اسی طرح زکوۃ کے بھی ~~مصا~~ مصارف قرآن پاک میں بیان کئے گئے ہیں جن کی تعداد آٹھ ہے، اگر ان میں سے ایک کو بھی زکوۃ دے دی جائے

CamScanner

تو بھی زکوۃ کی ادائیگی ہو جائے گی۔ اسی طرح حج کا حکم ان مسلمانوں کے لیے ہیں جو مکہ معظمہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ غرض یہ کہ دین اسلام اپنے ماننے والوں پر کسی بھی طرح سے کوئی مشقت کا حکم نہیں دیتا اور آسانی پیدا کرتا ہے۔

۱۰۔ اسلام دین متوازن ہے:

دین اسلام کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ زندگی کے ہر پہلو میں توازن قائم کرنے کا حکم دیتا ہے خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، قومی ہو یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا سیاسی یا معاشرتی ہو یا قانونی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"بیشک ہم نے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور میزان عدل نازل فرمائی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہو سکیں۔" (سورۃ الحدید)

یہاں تک کہ اللہ نے مال خرچ کرنے کے بارے میں بھی اعتدال اور میانہ روی کی روش اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس بات کا ذکر قرآن پاک میں یوں آیا ہے کہ:

"اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا کر لو اور نہ بالکل کھول ہی دو کہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ۔" (سورۃ اسرا)

اس سے یہ بات واضح ہے کہ دین اسلام زندگی کے تمام معاملات توازن اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ انسان اپنی دینی اور دنیاوی زندگی کو ساتھ لے کر چل سکے۔

CS CamScanner

۹. سادہ اور عقلی مذہب:

اسلام کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ نہایت سادہ مذہب ہے جسکو انسانی عقل با آسانی قبول کر سکتی ہے کیونکہ ہمارے اردگرد موجود ہر چیز ان اصولوں کی گواہی دیتی ہے جو دین اسلام نے وضع کیے ہیں۔ اور تو اور بندے کو اپنے رب سے تعلق قائم کرنے کے لئے صرف قرآن مجید کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے جس سے وہ اللہ کے احکامات جان کر اور ان پر عمل کر کے اللہ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

دین اسلام نے کبھی بھی اندھی اور بہری تقلید کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ غور و فکر کرنے کا حکم دیا ہے اور اپنی عقل کو استعمال کرنے کا درس دیا۔ یہاں ایک سے ایک اور بات بھی واضح ہے کہ اسلام تعلیم حاصل کرنے پر بھی زور دیتا ہے کیونکہ تعلیم انسان کو شعور دلا دلواتی ہے اور تبھی وہ کچھ سوچ اور سمجھ پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو چوپائیوں سے تشبیہ دی ہے:

"کچھ شک نہیں کہ اللہ کے نزدیک تمام جانداروں میں بدترین وہ بہرے اور گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے"۔ (سورۃ الانفال)

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی علم حاصل کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

CS CamScanner

۱۵- اصلاحی اور انقلابی تحریک؛

دین اسلام صرف ایک نظریاتی مذہب نہیں ہے بلکہ ایک عملی مذہب ہے جو مسلمانوں کو اپنے قول و عمل کے ذریعے یہ واضح کرنے کی تلقین کرتا ہے کہ وہ مذہب اسلام کے ماننے والے ہیں۔ انکو اپنی زندگی اس انداز میں گزارنی چاہیئے جس سے معاشرے کی اصلاح ہو، امن کا بول بالا ہو، ناانصافی کا خاتمہ ہو اور معاشرے سے برائی کی جڑ کٹ جائے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"(اے مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔ (سورۃ آل عمران)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کی ذات بھی اس بات کا عملی نمونہ ہیں کہ انھوں حسن اخلاق سے لاتعداد لوگوں کے دل جیتے اور انکو دائرہ اسلام میں داخل کروایا اور برائی کے خاتمے کی تلقین کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے (روکنے کی کوشش کرے) اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اپنے دل سے اسے برا جانے، اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے"۔